REGD NO P 61

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۴۴

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ ″
ممالک غیر -/۸ ″
فی پرچہ :- ۱۵ نئے پیسے

۲ فتح ۱۳۴۴ ہش | ۸ شعبان ۱۳۸۵ھ | ۲ دسمبر ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس افراد کی خیریت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی عمروں میں برکت دے۔ آمین۔

قادیان ۳۰ نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر کو جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کامیاب کرے

قادیان کی مبارک بستی میں چند روز!!!

قلبی تاثرات کے چند نقوش

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

میں نے بہت سے لوگوں کو اُس وقت محوِ تعجب پایا۔ جب میں ۲۴ اکتوبر کو اہل و عیال کے ساتھ قادیان جانے کے لئے "رختِ سفر" باندھ رہا تھا۔ اس پُر آشوب زمانے میں مشرقی پنجاب کا سفر بھلا کون سی عقل و دانائی کی بات تھی۔ اپنے اس پروگرام پر آج میں بھی تعجب کرتا ہوں۔ نہ معلوم کیا بات دل میں سما گئی تھی کہ میں نے دیوالی کی تعطیل میں بال بچوں کے ساتھ قادیان جانے کی ٹھان لی۔ میں جانتا تھا کہ ان دنوں مشرقی پنجاب کے حالات قابلِ اطمینان نہیں۔ اور کسی مسلمان کے لئے اس علاقے کا سفر خطرے سے خالی نہیں۔ پھر بھی مکرم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو ٹیلیگرام دے کر اس سفر کی اجازت چاہی۔ اور میرے استدعا پر ۱۷ اکتوبر کو اجازت آگئی۔ پھر آ... کے ساتھ کسی مجسٹریٹ یا کسی گزیٹڈ آفیسر یا کسی ایم۔ ایل۔ اے سے اپنے تازہ فوٹو پر اپنے نام اور ہندوستانی قومیت کی تصدیق کرا کے یہ شناختی کارڈ اپنے پاس ضرور رکھوں۔ میں نے اس شرط کی پوری پابندی کی۔ مجسٹریٹ۔ آنریری مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سے اپنے انڈین نیشنل ہونے کی سرٹیفکیٹ لے لی۔ اس اہتمام کے ساتھ ۲۴ اکتوبر کو اہل و عیال کے ساتھ بمبئی سے روانہ ہوا۔

مکرم رحمت اللہ خاں صاحب امیر جماعت دہلی۔ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کو اپنے پروگرام کی اطلاع دے دی تھی۔ میں جب دہلی پہنچا تو رحمت اللہ خاں صاحب کو سخت پریشان پایا۔ وہ میرے اس سفر سے خائف تھے۔ ان کے دل میں میری طرف سے جو ہمدردی ہے اس سے وہ مجبور تھے۔ اور بار بار یہی کہتے تھے آپ لوگ دہلی کی سیر و تفریح کر کے بمبئی واپس چلے جائیں۔ مشرقی پنجاب کے سفر کا قصد نہ کریں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ وہ بھی شرح صدر سے مجھے اس سفر کی اجازت نہ دے سکے لیکن یہ سارے احباب میرا اصرار دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ اور میں خدا کے رحم و فضل کے ساتھ پروگرام کے مطابق ۲۸ اکتوبر کو بخیر و عافیت قادیان پہنچ گیا۔ اس سفر میں شناختی کارڈ استعمال کرنے کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔

قادیان کی زیارت غنچۂ دل کے لئے بادِ بہاری کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس ارضِ حرم میں داخل ہوتے ہی دل کی کلی کھل اُٹھتی ہے۔ اور نسیمِ رحمت کے جھونکے دینی احساسات کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگا دیتے ہیں۔ میرا جی تو یہ اہل و عیال کے ساتھ گیا تھا۔ میری خواہش تھی کہ ایک مرتبہ اپنی زندگی میں ان سبھوں کو "تخت گاہِ رسول" کی زیارت کرا دوں میری یہ خواہش ظاہری صورت میں پوری ہو گئی۔ آ گئے ان کے دلوں میں ایمان و عرفان کی بشاشت پیدا کرنا۔ یہ خدا کا کام تھا۔ اور آج میں آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہوں کہ میرے اہل و عیال میری توقعات سے زیادہ قادیان کے دینی ماحول سے متاثر ہوئے۔ بمبئی کی ہنگامہ آرا۔ رنگین اور دلچسپ زندگی کا خیال کر کے میں خوف زدہ تھا کہ شاید یہ بچے اس ماحول سے مانوس نہ ہو سکیں گے۔ مگر میرا خیال بالکل غلط نکلا۔ یہ بچے وہاں کی روح پرور، محبت آمیز اور ولولہ انگیز فضا سے ایسے مانوس ہوئے کہ "قادیان" چھوڑنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ سبھوں نے اپنے اپنے اسکولوں سے ایک ایک ہفتے کی مزید رخصت لے لی۔ اور اس دار الامان میں جم کر بیٹھ گئے۔

قادیان دینی و باطنی اعتبار سے تو بہر حال ہر احمدی کے لئے اطمینان و سکون کی جگہ ہے۔ لیکن اس پُر فتن زمانے میں ہمارے درویش بھائیوں نے "نظمِ زندگی" کو جس اعلیٰ معیار پر برقرار رکھا ہے۔ اسے دیکھ کر ہر زندہ دل آدمی وہاں کے ماحول میں حیرت انگیز کشش پاتا ہے۔ پرانے تو معلوم نہیں کس لئے یہاں مرتے ہیں۔ لیکن یہ احمدی ایک اعلیٰ مقصدِ زندگی کے لئے اس ماحول سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کو بھی اسی کا پرستار بنانا چاہتے ہیں۔

یہ شاید یقینِ محکم۔ ایمانِ کامل اور جوشِ عمل کا نتیجہ ہے کہ آج کل "قادیان" ظاہری حسن و زینت کے اعتبار سے بھی پُرکشش ہو گیا ہے۔ وہ درویش جو دنیا کی رنگینیوں سے الگ تھلگ سیدھی سادی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہوں نے عجیب "حسنِ عمل" اور "ذوقِ زندگی" کا اظہار کیا ہے۔ "بہشتی مقبرہ" جو پہلے محض جماعت احمدیہ کے نیک مرنے والوں کی آخری خوابگاہ سمجھا جاتا تھا۔ آج ایک خوبصورت تفریح گاہ کی شکل بھی اختیار کر گیا ہے ... کے ایک حصے میں "زنانہ پارک" بنا دیا گیا ہے۔ عورتیں گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر یہاں آ کے کھلی فضا میں سانس لیتی ہیں۔ اس پارک میں بچے اور بچیوں کے لئے کھیل کود کا سامان بھی ہے۔ یہ وہاں آ کر خوب کھیلیں مناتے ہیں۔ اس کی قابلِ زمین پر کھیتی ہوتی ہے۔ اکثر جگہ نہایت قرینے سے پھولوں کی کیاریاں بنائی گئی ہیں۔ روشنی اور پانی کا معقول انتظام ہے۔ اور اب احاطۂ مزارِ اقدس کے پاس ایک فوارہ بھی لگ رہا ہے۔ ان باتوں سے قادیان کا حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ اور اس سے ہمارے درویشوں کے "حسنِ ذوق" کا پتہ بھی لگتا ہے۔

ہمارے بچوں نے اگر وہاں مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں نمازیں پڑھیں ... الدار میں دعا کو گئے۔ اور منارۃ المسیح کی منزلوں پر چڑھے تو ساتھ ہی "بہشتی مقبرہ" بھی گئے۔ اور یقیناً وہ وہاں کے خوشنما مناظر اور حسنِ انتظام دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

لیکن ان ظاہری و باطنی محاسن کے علاوہ ایک اور چیز تھی جس سے ہمارے اہل و عیال بہت متاثر ہوئے۔ وہ چیز تھی۔

(باقی صفحہ نمبر ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۵ء

وقت کی اہم ضرورت — کفایت شعاری

دارالسلطنت دہلی میں مورخہ ۱۷، ۱۸ نومبر کو گورنروں کی دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک کی اقتصادی اور غذائی حالت کا جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ غذائی مسئلہ کو قومی سطح پر حل کیا جائے اور مرکز و صوبوں کے درمیان زیادہ تال میل قائم کیا جائے۔

اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ شری ٹی ٹی کرشنماچاری نے بتایا کہ دیش کو اس وقت مشکل اقتصادی حالت کا سامنا ہے۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں گھبراہٹ نہیں ہے جو ممالک بھارت کو امداد دیتے تھے ان کی طرف سے ہاتھ کھینچ لئے جانے سے بدیشی سکہ کی بہت تنگی ہو گئی ہے۔ اس سے صنعتوں کو چوٹ پہنچے گی اور بجٹ کی پوزیشن میں تبدیلی لازمی ہے۔

وزیر خزانہ نے صوبائی سرکاروں سے کہا کہ وہ زیادہ اچھا اقتصادی ڈسپلن رکھیں۔ وقت کی ضرورت یہ ہے کہ کفایت شعاری کی جائے اور خرچ گھٹایا جائے۔ دیش کی خود مختاری کا تقاضا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہم اپنے نجی وسائل کے اندر رہیں۔

وزیر خوراک شری سبرامنیم نے غذائی صورت حال پر بحث کی آپ نے کہا کہ غذائی چیلنج کا مقابلہ کرنے میں صوبے اہم پارٹ ادا کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا اس سال بارش کم ہوئی ہے اس لئے غذائی صورتِ حال لازماً مشکل ہو گی۔ فصل خریف میں بھاری کمی کا خدشہ ہے اور فصل ربیع بھی کوئی زیادہ اچھی ہونے کی امید نہیں۔ بارش کی کمی کی وجہ سے دیش کے کئی حصوں میں پانی کی کمی کا مسئلہ سامنے آئے گا۔ چارہ کی بھی قلت ہو سکتی ہے اور جو چارہ میسر ہے اُسے بچانا ضروری ہے وزیر خوراک نے زور دیا کہ علاقائی مفاد کو قومی مفاد کے تابع رکھنا چاہیئے۔ غذائی مسئلہ کو جنگی بنیاد پر حل کرنا ہو گا۔ کفایت شعاری کے اقدام کے لئے بڑی گنجائش ہے اور کھاتے پیتے لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ زیادہ خرچ سے گریز کر کے مثال قائم کریں۔"

(پرتاپ جالندھر ۲۰ نومبر)

اس طویل حوالے کے درج کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو بات ہم آگے بیان کرنا چاہتے ہیں اس کا پس منظر اچھی طرح سامنے آ جائے اور مسئلہ کی ضرورت و اہمیت کو ذہن نشین کرنے میں سہولت رہے۔ گورنروں کی کانفرنس میں جن ملکی نیتاؤں نے تقاریر کیں ہم نے صرف دو کی تقاریر کا خلاصہ درج کیا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ ملک کو درپیش اقتصادی و غذائی مسائل کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے دونوں نیتاؤں نے جس اہم نقطہ پر تان توڑی ہے۔ وہ ہے "کفایت شعاری"۔ وزیر خزانہ نے تو اس کو وقت کی ضرورت قرار دیا ہے اور وزیر خوراک نے کھاتے پیتے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کفایت شعاری کا نمونہ پیش کر کے دوسرے طبقہ کے لئے ایک اچھی مثال قائم کریں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ فی الوقت ہماری بیشتر مشکلات کا اور پریشانیوں کا حل کفایت شعاری کو اپنا دستور العمل بنا لینے میں ہے۔ کیا بلحاظ افراد اور کیا بلحاظ قوم کفایت شعاری سراسر مفید اور راحت کا موجب ہے ورنہ دنیا کے آرام و آسائش کے بارہ میں انسان کی خواہشات کی کوئی انتہا نہیں۔

ضروریات زندگی کی فہرست بنا لو۔ گھر کے استعمال کی ضروری چیزوں کو گننے لگو ایک شخص کو کونسی چیز کی ضرورت ہے بجز ان ریفریجریٹر سے ریڈیو سیٹ ٹرانزسٹر، ٹیلیویژن سیٹ۔ کپڑے دھونے کی مشین کھانے پکانے کی آسائش، سامان۔ کوٹھی کے فرنیچر۔ غذائیں۔ خوراک ملبوسات سواری کے لئے سائیکل سے لے کر ڈیلکس کار ایئر کنڈیشن ریلوے کمپارٹمنٹ۔ تیز رفتار ریلیں۔ ہوائی جہاز بلکہ راکٹ تک۔ مطالعہ کے لئے مفید کتابیں۔ سائنس کی ٹیکنالوجی کی۔ زراعت کی۔ اقتصادیات کی مذہبی غیر مذہبی۔ دل بہلانے کے لئے الف لیلہ کی طرز کی مزیدار کہانیاں بھی اور کچھ چٹکلے بھی پھر سینما کی پسندیدہ فلمیں اور پرسرور نغمے۔ پھر ہم عمروں کی قہقہہ زار مجالس جو تنگی وقت کے شکووں سے آزاد ہوں۔ اور ہر قسم کی سہولیات کے سامان میسر ہوں۔۔۔ اسی قسم کی ضروریات کی فہرست آخر کہاں تک بنائی جائیں۔ ان میں سے آپ ایک کو غیر ضروری اور غیر اہم سمجھنے والا کون ہے کیا یہ سبھی انسان کے کام نہیں آ رہی پھر ایک کے پاس ہوں اور دوسرا ایک ان سے محروم رہے!! — پھر اس ساری فہرست کو اقتصادیات کے "فیتے" سے ناپیے کسی قدر دولت درکار ہے ان سب ضروریات کو پورا کرنے کے لئے۔ پھر بھی انسان کی خواہشات اور تمناؤں کی کوئی انتہا نہیں — ان سب خواہشات کے تند سیلاب کے سامنے بند لگانے کی بس ایک ہی صورت ہے کہ انسان کفایت شعاری کو اپنا دستور العمل بنائے اور میسر آمدہ تھوڑی سی چیز کو اپنے لئے کافی سمجھے اور اپنے تئیں اس بات کا عادی بنائے پھر کبھی نہ کسی دوسرے کی فراوانی اور کثرت کو دیکھ کر۔ دل میں جلن پیدا ہو گی اور نہ گھٹن بلکہ ایک گونہ قلبی راحت اور سکون محسوس ہو گا۔ اسی مضمون کو کسی عرب شاعر نے اپنے ایک ہی شعر میں بڑے ہی پُر لطف طریق پر اس طرح بیان کر دیا ہے ؎

مَا كُلُّ مَا فَوْقَ الْبَسِيطَةِ كَافِيًا
وَإِذَا قَنِعْتَ فَبَعْضُ شَيْءٍ كَافٍ

انسانی ضروریات اور تمناؤں کی وسعت تو یہ عالم ہے کہ ایک انسان کو اگر ساری دنیا کی اشیاء میسر آ جائیں تو بھی اُس کی خواہشات کا دامن پھیلا رہے گا اور وہ بھی اس کے لئے غیر مکتفی ہونگی لیکن اگر قناعت سے کام لیں گے تو چند چیزیں ہی کافی ہو جاتی ہیں۔

وقت وقت کا تقاضا ہوتا ہے اور وقت وقت کی ضرورت جس صورت حال سے اس وقت ہمارا ملک دوچار ہے کفایت شعاری نہایت ضروری ہے۔ دنیا کی بیشتر پریشانیوں اور تفکرات کا باعث اپنے گرد زیادہ سے زیادہ دولت اور آرام و آسائش کی چیزوں کو اکٹھا کر لینے کی خواہش ہے۔ اور پھر اس میں تفاخر و مباہات اور ایک دوسرے سے بڑھ جانے کا سلسلہ چل نکلتا ہے جو انسان کی زندگی کو اجیرن بنا کر رکھ دیتا ہے۔

قرآن کریم میں التکاثر نام کی ایک چھوٹی سی سورت ہے جس میں انسان کی ایسی ہی نفسیات کا بڑے ہی لطیف پیرایہ میں صحیح جائزہ لیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جب انسان میں ایسی روح پیدا ہو جائے تو ختم ہونے میں نہیں آتی بلکہ آخری دم تک قائم رہتی ہے۔ اس کے برعکس قناعت بڑی دولت ہے۔ اور انسان کو ہر قسم کی حرص اور لالچ سے بچا لیتی ہے اور عصر حاضر کے بگڑے ہوئے اقتصادیات کے مسئلہ کا یہی اصل حل ہے۔

جس قسم کی اقتصادی مشکلات کا اس وقت ہمارے ملک کو سامنا ہے ان کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہر ملک واسی اپنے اخراجات میں کمی کرے اور کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے اپنی ضروریات کو محدود کرے۔ اس سے نہ صرف ملک کو بلکہ خود ہر شخص کو ذاتی فائدہ پہنچتا ہے۔

اس سلسلہ میں وزیر اعظم کی وہ تحریک بھی محفوظ رکھے جانے کے قابل ہے جو انہوں نے اناج بچانے کے سلسلہ میں کی اور عورتوں کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ اناج کی بچت کرنے میں ان کا تعاون زیادہ ممد ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہفتہ میں ایک وقت یا دو وقت کا کھانا نہ کھانا۔ یہ سب باتیں بدلے ہوئے حالات کے تحت ایک نئے رنگ میں ہمارے سامنے آ رہی ہیں جن پر عمل درآمد کرنے میں سب کا بھلا ہے۔ ایک دوسرے سے تعاون کیا جائے تو تھوڑی اشیاء بھی کافی ہو جاتی ہیں۔ ایثار و قربانی کے جذبہ کو عمل میں لانے سے ملک کا یہ مشکل وقت آسانی سے گذر سکتا ہے۔ ایثار کے معنے ہیں دوسرے کی ضرورت کو مقدم کرنا اور قربانی یہ ہے کہ اپنی ضروریات کو نظر انداز کر دینا۔ یہ دونوں بڑی اچھی صفات ہیں جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو اُن پر ہر آنے والی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ ایسے وقت میں انہیں اپنے نفس کا اُس قدر فکر دامنگیر نہیں ہوتا جتنا کہ دوسرے کی ضروریات کو پورا کرنے کا خیال۔

ملکی نیتاؤں کی ان سب تدابیر اور ہدایات کو سن کر احمدی مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہمیں بڑی خوشی ہوئی ہے اس لئے کہ یہ سب باتیں ہمارے لئے کوئی اجنبیت نہیں رکھتیں بلکہ اسلام کی تعلیمات میں اس کی بڑی تفصیلات ہیں۔ بلکہ ہر عسر و یسر کے زمانہ میں اسلام نے سال میں روزوں کا ایک مہینہ رکھ کر مسلمان کو اس بات کا عادی بنا دیا ہے کہ کھانے پینے کے معاملہ میں وہ ہر ایسی مشکل گھڑی کو بغیر کسی غیر معمولی گھبراہٹ کا اظہار کرنے کے صبر و شکر کے ساتھ گذار لے اور اُسے احساس ہوتا ہے کہ عام حالات میں ایک نادار انسان کس طرح بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ خود مشقت پسند بنے وہاں دوسروں کی تکلیف کا احساس کرے اور ان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش صرف کرے۔

پھر اسلام ہی کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ نے آج سے ۳۱ سال پہلے جماعت کے سامنے ایک خاص پروگرام رکھا تھا جس میں سادہ زندگی اور کفایت شعاری کا ہر احمدی کو پابند بنایا گیا۔ اب ۳۱ سال کی مشق کے ساتھ احمدیہ جماعت کا ہر فرد خوب عادی ہو چکا ہے اس بابرکت پروگرام کو ہمارے ہاں "تحریک جدید" کے مبارک نام سے پکارا جاتا ہے اسکی برکت ہے کہ احمدیہ جماعت ایک طرف سادہ زندگی کی عادی ہو چکی ہے تو دوسری طرف ایسے قومی اور ملی مفاد کی خاطر قربانی کرنے اور ایثار سے کام لینے میں ایک گونہ قلبی راحت محسوس ہوتی ہے اور ہر ایسی تحریک پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (کا)

وحی مقدس میں ذکر اور آپ کے سوانح

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے۔ مؤلف اصحاب احمدؓ۔ قادیان

(۵) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"الحمد للّٰہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وانجز وعدہ من الاحسان وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان وھذہ کلھا آیات من ربنا لاھل العدوان۔"
(مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹۔ تاریخ طبع کتاب جنوری ۱۹۰۳ء)

ترجمہ۔ تمام حمد اللہ کو سزاوار ہے کہ جس نے بڑھاپے میں مجھے چار بیٹے عطا کرکے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور کسی وقت پانچویں بیٹے کے عطا ہونے کی بھی بشارت دی۔ اور اسے زیادتی کرنے والو! یہ تمام ہی میرے رب کے نشانات ہیں۔

جیسا کہ ایک وحی میں جو ایک بیٹے کی بشارت اور اس وحی کے دوسرے حصہ میں ایک پوتے کی خبر دے کر گویا اس کی تعبیر کر دی تھی۔ اور گو ذکر نہیں لیکن یہ پانچویں بیٹے والی پیشگوئی تھی کیونکہ ۱۹۰۳ء میں چار بیٹے موجود تھے۔ سو اس وحی کی تشریح کے مطابق یہاں جو پانچویں بیٹے کی بشارت ہے وہ مثیل مبارک کی ولادت سے ایفاء ہوئی ہے۔

نمبر ۷ پر مندرج وحی مقدس میں ذریت طیبہ بصورت یحییٰ صفت غلام عطا ہونے کے متعلق ہے۔ حضرت خلیفہ ثالث (ایدہ اللہ) کے نزول کے متعلق یہ آخری وحی ہے جو نومبر کی ہے۔ میرے نزدیک اس میں اشارہ ہے کہ نومبر میں یہ وعدہ پورا ہوگا۔ آخری بار ہم پھر اسی ماہ میں اس کی یاد دہانی کرا دیتے ہیں۔ جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۸ر فروری ۱۹۰۷ء کے الہام کا ذکر کرکے فرمایا:۔

"میرے ذہن میں آیا کہ یہ پیشگوئی دوبارہ بیان کی گئی ہے۔ اور عجیب بات یہ نظر آئی کہ پہلی پیشگوئی بھی فروری میں کی گئی تھی اور یہ الہام بھی فروری کا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ ...کی وفات کا وقت قریب آیا...... قریباً سوا سال قبل اللہ تعالیٰ نے پھر اس پیشگوئی کو دہرایا تا ایک لمبا عرصہ گذر جانے کی وجہ سے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہ منسوخ ہو گئی ہے۔"
(الفضل ۱۴؁ ۱۹۳۳ء ص ۳)

(۲)

سوانح ذیل میں آپ کے سوانح بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک الگ مضمون میں احباب کی روایات تحریر کی جائیں گی جو حضور پُر نور مرحوم رضی اللہ عنہ کے وصال اور حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے متعلق ہیں اور نہایت ایمان افزا ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ولادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حرم اول حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہؓ دختر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے مشکوئے معلّی میں ۱۵/۱۶ر نومبر ۱۹۰۹ء کی درمیانی شب کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی (والحکم مورخہ ۲۱/۹؍ ۱۲) آپ کی ولادت سے کوئی پونے دو ماہ قبل ۲۷ر ستمبر کو حضور پُر نور مرحومؓ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا" (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۳۲۰)

بحمد اللہ اس اعلام الٰہی کے تمام حصے پورے ہوئے اور اب خاص موقعہ نصرت دین اور خدمت اسلام کا آپ کو عطا ہوا ہے۔

پرورش اور ابتدائی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری نسل میں سے صرف آپ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پرورش کے لئے لے لیا اور پرورش اور تعلیم و تربیت میں اس مقدس خاتون کی خاص توجہ اور دعائیں آپ کو حاصل ہوئیں۔

خاکسار ۱۹۲۲ء میں شاہدرہ سے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے آیا۔ اس وقت سے حضرت صاحبزادہ صاحب سے خاکسار واقف ہے۔ حضور پُر نور مرحوم نے آپ کو قرآن مجید حفظ کرایا تا اس خیال کی تردید ہو کہ حفظ قرآن سے دماغ کند ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ ظاہر ہو کہ اس سے دماغی قابلیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ آپ کے استاد حضرت حافظ سلطان حامد صاحبؓ جیسے نیک مخلص اور سادہ مزاج بزرگ تھے ان کا مکان مسجد محلہ فضل کے بالمقابل تھا۔ الفضل ۲۹/۲ ۱۵ میں زیر عنوان "مدینۃ المسیح" مسجد اقصیٰ میں ان کے تراویح پڑھانے کا ذکر آتا ہے۔ اسی عنوان کے تحت پرچہ ۱۷/۴ر اپریل ۱۹۲۲ء میں مرقوم ہے:۔

"۷ر اپریل۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ...... نے حفظ قرآن ختم کیا۔ اس پر حافظ روشن علی صاحب نے اہالیان قادیان کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور مبارکباد عرض کی۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کے حفظ قرآن کی تاریخ "حافظ قرآن" نکلی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔"

خاکسار کو حضرت صاحبزادہ صاحب کا مسجد اقصیٰ میں تراویح پڑھانا بخوبی یاد ہے۔ اسی عنوان کے تحت الفضل میں دیگر حفاظ کے ضمن میں مرقوم ہے:۔

(۱) "مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد سلمہ عشاء کے وقت ...... قرآن کریم سناتے ہیں۔" (۵/۲۳ ا) ۲۷ر رمضان کو ختم قرآن بھی ہوا جو ۵/۲۳ ۲۳ میں مذکور ہے

(۲) مسجد اقصیٰ میں تراویح پڑھانے (اور اس) کے ستر قرآن ختم کا ذکر ۴/۲۳ ۲۶ و ۵/۲۳ ۱۴ ۔

(۳) نماز تراویح اول وقت مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ...... پڑھاتے ہیں" ۴/۲۴ ۱۱)

"صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؓ ...... نے یکم اور ۲ر مئی کی درمیانی رات کو نماز تراویح میں قرآن کریم ختم کیا۔ خاندان مسیح موعود کو مبارک ہو" (۵/۲۴ ۶)

(۴) "مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب ...... تراویح پڑھانے کے لئے مقرر ہوئے۔ سوائے مسجد مبارک کے دیگر مساجد میں تراویح پہلے وقت میں پڑھی جاتی ہے۔ اور ایک پارہ سے بھی کچھ زیادہ قرآن سنایا جاتا ہے" (۵/۲۵ ۳۱)

(۵) تراویح اور درس قرآن کے ذکر میں مرقوم ہے:۔

"رمضان المبارک میں دارالامان کی فضا دن رات ...... قرآن خوانی سے گونج رہی ہے۔ ...مسجد اقصیٰ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ...... قرآن کریم سناتے ہیں" (۳/۲۶ ۲۳)

حفظ قرآن کے بعد آپ کو مدرسہ کی کئی جماعتوں کے نصاب پرائیویٹ اساتذہ سے جلد جلد پڑھائے گئے۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء کے موسم گرما کی تعطیلات میں آپ کو حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب (حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان) کی معیت میں جو اس وقت مدرسہ احمدیہ میں استاد تھے یہ تاکید کرتے ہوئے حضورؓ انور مرحوم نے کوہ مری کے سرد مقام پر بھجوایا کہ: آپ کو مدرسہ احمدیہ کی دو جماعتوں کا نصاب ختم کرائیں۔ سو استاد کی توجہ اور شاگرد کی محنت و جانفشانی سے ایسا ہی ہوا۔ مولوی صاحب سناتے ہیں کہ آپ بہت ہی شرمیلے اور حد درجہ مؤدب تھے اور مؤدب ہونے میں اپنے سگے اور عمزاد دعا بیڑل میں بہت ممتاز تھے۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جیسی شخصیت کے مدعو کرنے پر بھی آپ مجھ سے اجازت حاصل کئے بغیر نہ جاتے۔ اور جب چوہدری صاحب کے اعزاز کے مدنظر کہتا کہ ان کے مدعو کرنے پر مجھ سے اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے تو آپ کہتے کہ حضرت ابا جانؓ نے مجھے آپ کی تحویل میں بھیجا ہے اس لئے آپ کی اجازت ضروری ہے۔

مدرسہ احمدیہ کی تعلیم مدرسہ میں آپ کے ہم جماعت کے اسماء یہ ہیں۔ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری فاضل (بعدہٗ مبلغ ہالینڈ جزائر انڈ...)

اپنے ملک میں مبلغ ہیں۔ مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم (مبلغ سنگاپور) مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل (سکنہ ناسنور ضلع اسلام آباد کشمیر۔ جو بعد میں مرکزی مبلغ رہے۔ اور تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ امیر صوبائی جموں وکشمیر رہے۔ اور اس وقت اعزازی انسپکٹر تعلیم وتربیت برائے کشمیر ہیں) مکرم مولوی ظفر محمد صاحب فاضل (جو چند سال قبل جامعہ احمدیہ ربوہ کی پروفیسری سے ریٹائر ہوئے ہیں) مکرم مولوی جلال الدین صاحب فاضل (منشی) پاکستان میں کسی جگہ ملازم ہو گئے تھے۔ معلوم نہیں کس جگہ ہیں) مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل (سابق مبلغ انڈونیشیا و سنگاپور۔ حال ہیڈ کوارٹرز ربوہ) مکرم مولوی دلیداد خاں صاحب رضی اللہ عنہ پٹھان (جو حضور مرحوم کے ارشاد پر پاکستان میں تبلیغ کرتے ہوئے بندوق سے شہید کر دیئے گئے) اور مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب فاضل سکنہ کھارا (نزد قادیان حال مغربی پاکستان) دوتین اور بھی تھے جن کے اسماء اس وقت یاد نہیں۔

طالب علمی میں بھی آپ سنجیدہ طبع اور باوقار اور اساتذہ کا ادب کرنے والے تھے۔ تعلیم میں بہت ذہین اور محنتی تھے۔ ایک دوسرے ذہین ہم جماعت افراد سے مقابلہ رہتا تھا۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء امتحان کے قریب بالعموم حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا والے بڑے باغ میں مطالعہ کے لئے جاتے تھے۔ میں نے آپ کو بھی وہاں مطالعہ کرتے دیکھا ہے۔ باوجود اس کے آپ بہترین کھلاڑی بھی تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ سے قبل آپ کی اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب خلف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اپنی اپنی ٹیمیں تھیں۔ ان کے مابین فٹ بال اور ہاکی کے بہت پُرجوش مقابلے ہوتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی اس گراؤنڈ میں جو کوٹھی دارالسلام کے ملحق مغرب میں ہے۔ ان کے ہاکی کے مقابلے ہوتے مجھے یاد۔ میرے بچپن میں حافظ مبین الحق صاحب (لیسر مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب بڑہ) گول کیپر تھے۔ مجھے بھی توقع تھی کہ آپ کی فٹ بال کی ٹیم میں مجھے شامل کر لیا جائے گا۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب کے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے بعد آپ کی ٹیم ختم ہو گئی۔ شاید مدرسہ احمدیہ میں داخلہ اس کا باعث ہو گا۔ کیونکہ وہاں باقاعدہ کھیلیں ہوتی تھیں۔ آپ فٹ بال اور ہاکی کے علاوہ ٹینس کے بھی کھلاڑی تھے۔ احمدیہ ہوسٹل نارم (دارالفضل)

میں ٹینس کورٹ بنا ہوا تھا۔ ایک ٹورنامنٹ میں آپ کا مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی معیت میں دوسری ٹیم کے ساتھ مقابلہ کرنا مجھے یاد ہے۔ کالج کی پرنسپل شپ کے زمانہ میں آپ کو مسجد نور کے عقب والے تالاب (SWIMMING TANK) میں تیرتے دیکھا ہے۔ بندوق کے چلانے میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ زیرِ مدینۃ المسیح الفضل میں مرقوم ہے:۔

"فروری ۱۹۲۲ء کے ٹورنامنٹ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۔۔۔۔۔۔ نے ہوائی بندوق جیسے چاندماری میں سب سے اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔" (۹ــــــ) آپ گھوڑے کی سواری بھی جانتے ہیں۔ ایک دفعہ اس سے گر پڑے تھے۔ اور ہونٹ ٹھیک کر کے باندھنا پڑا تھا۔ (عنوان بالا ۱۱ــــ)

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ٹورنامنٹ میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرسٹ ٹیم کے رکن کے طور پر شامل تھے۔ ایک کھیل کا فیصلہ کئی روز تک مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے درمیان نہ ہو سکا۔ ایک روز کھیل کے ختم ہونے پر آپ ٹیم کے ساتھ اندرونِ قصبہ آ رہے تھے۔ بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام کے سامنے سے گذرے تو مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک کھلاڑی نے مزاح کے طور پر آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ کل ہم جیت جائیں گے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور تھوڑی دور آگے پہنچ کر پوچھا کہ اس کھلاڑی نے کیا الفاظ کہے ہیں۔ سن کر فرمایا کہ اس نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ سو کل ہم انشاء اللہ جیتیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس چھوٹے سے واقعہ سے آپ کی دینی روح اور نیک تربیت کا علم ہوتا ہے۔ آپ دوسرے کھلاڑیوں کی بھی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ ٹورنامنٹ میں ہر دو مدارس کے چودہ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کا فٹ بال کا مقابلہ ہوتا تھا۔ جس میں راقم نے بھی کئی سال تک حصہ لیا۔ ایک دفعہ آپ میری کھیل سے بہت خوش ہوئے۔ اور نصف وقت گذرنے پر جب تھوڑی دیر کے لئے کھیل رکا تو آپ تشریف لائے اور دونوں ہاتھوں سے مجھے سینے اور پشت پر زور زور سے تھپکی دی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

بوائے سکاؤٹس کی رکنیت

محترم چوہدری عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم ۱۹۲۵ء میں یا ۱۹۲۶ء میں مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس مقرر ہوئے۔ آپ نے مدرسہ میں بوائے سکاؤٹس کی تنظیم قائم کی۔ محترم چوہدری صاحب بعد ازاں اخبار اصلاح سرینگر کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور ساتھ ہی چند سال صوبائی امیر جموں وکشمیر رہے۔ اور انہوں نے خدمات جلیلہ سرانجام دیں۔ وہاں کی جماعتوں کی تنظیم کے علاوہ اخبار کی ساری ترقی ان کی مرہونِ منت تھی۔ صاحب کشف بزرگ تھے۔ اور مداہنت کے فدائی۔ باوجود نہایت نحیف الجثہ ہونے کے ہر سال اس علاقہ کے سینکڑوں میل کا دورہ پیدل کر کے دور دراز دیہات کے باشندوں تک سے ذاتی تعلقات پیدا کرتے۔ ان کے مسائل سے واقفیت حاصل کرتے۔ حکومت کو توجہ دلاتے اور اپنے اخبار کے خریدار بھی کثیر تعداد میں بناتے۔ بلکہ ہندو طبقہ کے لوگوں کو ہندو اخبارات کے خریدار بناتے تاکہ یہ لوگ بھی ملکی حالات سے باخبر ہوں اور ان میں بھی علم پھیلے۔ اور ایسے دورے صرف چند روپوں میں کرتے تھے۔

آپ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کا مشاہرہ قلیل تھا۔ کبھی حرفِ شکایت یا مطالبات آپ نہیں کرتے تھے۔ بہت ہی سادگی اور کفایت شعاری سے اور غذا اور پوشاک میں سادگی اختیار کر کے گذارہ کرتے تھے۔ آپ کی دیانت۔ محنت اور اخلاص کا سکہ غیروں پر بھی اثر تھا۔ اور خود جماعت پر بھی۔ اللہ یہ باتیں ۱۹۴۷ء میں نے قریب سے دیکھیں جب میں چند ماہ کے لئے حضرت کی خاطر کشمیر گیا۔ اور آپ کے ہمراہ اس علاقہ بانڈی پورہ کے اور تمام ۔ نوک پورہ وغیرہ اور سوپور۔ اور یاڑی پورہ اور چک ایمرچ کی جماعتوں میں گیا۔ اس وقت حضرت مولانا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ راجیکی تبلیغ کے لئے کچھ عرصہ کے لئے سرینگر میں ایمرا کدل میں مقیم تھے اور ساتھ ہی میرے ہم جماعت مکرم مولوی محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ شہید مرحوم مبلغ البانیہ بھی۔ حضرت مولانا مرحومؓ نے موجودہ مسجد احمدیہ سرینگر کی بنیاد ایک شام کو رکھی تھی اور جماعت سمیت دعا فرمائی تھی۔ خاکسار بھی اس سعید تقریب میں شامل تھا۔

بوائے سکاؤٹس میں حضرت صاحبزادہ صاحب ٹروپ لیڈر تھے اور ایک اور ٹروپ لیڈر مکرم اخویم فضل الٰہی خاں صاحب (حال درویش قادیان و مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان) بھی تھے۔ ایک دفعہ حضرت موصوف سے مشورہ کر کے رہالوں کار ینگ۔ سفر کیا۔ بڑے باشعور کھانا پکانے اور ایک دیا سلائی سے آگ جلانے کا امتحان ہوا۔ پیغام رسانی اور بیابانہ سفر کرتے ہوئے بعد میں آنے والے گروپ کے لئے نشانات اس طرح بنانا کہ دوسرے لوگ ضائع نہ کر سکیں۔ ان نشانات کو پڑھنے کی مہارت حاصل کرنا وغیرہ کام جو سکاؤٹس کے ہوتے ہیں سکھائے گئے تھے۔ ان کا ایک خاص مقصد تھا کہ اطاعت اور خدمت کی روح پیدا ہو۔ ایک دفعہ حصوں کا ماہ نومبر میں رات کو مقابلہ ہوا کہ ایک حصہ قادیان کے ارد گرد کے کھیتوں میں چھپ جائے (جن میں راقم بھی شامل تھا اور ہم بہشتی مقبرہ کے جنوب کے متصل کھیت میں چھپے تھے) اور دوسرا گروہ انہیں تلاش کرے۔ لیکن تلاش کرنے والا گروہ نکل بہشتی مقبرہ کے اوپر سے راہ عبور نہ کرے۔ چنانچہ بعض افراد نے ڈھاب سے ننگ پانی میں گھس سے ہو کر بازوؤں میں ایک سیڑھی کو تھامے رکھا اور ان کے ساتھی اس پر سے گذرے بعض کسی گدھے پر سوار ہو کر گذرے۔ یہ کھیل نصف شب تک جاری رہا۔ ایک دفعہ سکاؤٹس جو چالیس پچاس ہوں گے غالباً ایک ہفتہ کا کیمپنگ بمقام سٹھیالی ہوا تھا۔ بنگلہ نہر میں ہم خیمہ زن ہوئے تھے۔ نہر افسر نے چند کمرے بھی دے دیئے تھے۔ وہاں کا پروگرام نہر میں نہانے ورزش اور پریڈ کرنے اور سگنلنگ وغیرہ کی مشق اور نمازوں کی باقاعدگی پر مشتمل تھا حسب پروگرام ہر کام کے لئے بگل بجایا جاتا تھا۔ مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کے ذمہ راشن کا انتظام تھا چنانچہ مرحوم روزانہ کاہنووان پیدل جاتے اور کسی دکاندار سے بذریعہ آٹا وغیرہ گھوڑے وغیرہ پہ لے آتے۔ کھانا خود تیار کرنا ہوتا تھا۔ ایک روز دوپہر کے فارغ وقت میں حضرت صاحبزادہ صاحب اپنی ہوائی بندوق سے کبوتر وغیرہ کے شکار کے لئے جاتے ہوئے صرف خاکسار کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ آپ شکار کرتے تھے اور میں شکار کو پکڑ کر لاتا تھا جسے آپ ذبح فرماتے تھے۔ شام کو شکار پکنے پر آپ نے اس محبت کی وجہ سے خاکسار کو خاکسار کے خیمہ میں کچھ حصہ بھجوایا۔ اس کیمپنگ میں محترم شیخ اقبال الدین صاحب فاضل جنرل مرچنٹ (سابق امیر ضلع وامیر جماعت بہاولنگر) اور مکرم فضل الٰہی خاں صاحب شریک تھے۔

ایک ٹورنامنٹ کے تعلق میں الفضل میں مرقوم ہے:۔

"سیکنڈری بہت بڑی خصوصیت اس ٹورنامنٹ میں سکاؤٹنگ کا اضافہ ہے گو اس کی وجہ سے بعض مقابلے اس سال ترک کرنا پڑے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا اضافہ نے نہ صرف ان کی کمی کو پورا کر دیا۔ بلکہ ٹورنامنٹ میں ایک تازہ روح پیدا کر دی۔"

ں کا ہر حصہ مفید اور کارآمد تھا۔ بالخصوص مصنوعی زخمیوں کو اُٹھانا اور سے جانے کے لئے فوری سامان مہیا کر دینا نہایت عجیب ہی نظارہ تھا...... تکلیف کے برداشت کرنے اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کا ایک عمدہ سبق تھا...... پرکاؤٹنگ کے دو مقابلے دو وقتوں میں ہوئے اور ان میں ہر ایک میں ایک سے زائد کام تھے یہ مقابلہ بھی مدرسہ ہائی اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے درمیان تھا۔" (۲۸/۱/۲۷)

"مہمانوں کی غیر معمولی کثرت اور اشدہام ...... جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء) کی ایک خاص خصوصیت تھی۔" (الفضل ۲۸/۱/۳) "چنانچہ سب سے اوّل حضور نے اسپابت کو دیکھ کر جلسہ گاہ باوجود بہت کشادہ اور فراخ ہونے کے جلسہ پر آنے والے اصحاب کے لئے ناکافی ثابت ہو رہا ہے اور بہت سے احباب جگہ کی تنگی کی وجہ سے جلسہ گاہ کے باہر کھڑے ہیں اسپابات پہ اظہار افسوس فرمایا کہ منتظمین جلسہ نے گذشتہ سال کی نسبت اس سال جلسہ گاہ کیوں بہت زیادہ وسیع نہیں بنائی۔" (الفضل ۲۸/۱/۱۷) "منتظمین نے اس قدر ہمت اور کوشش سے کام لیا کہ ۲۷ دسمبر کی کارروائی ختم ہونے کے بعد راتوں رات جلسہ گاہ کو پہلے سے بہت وسیع کر دیا۔ اور صبح جلسہ گاہ میں جانے والوں کو وہ بہت فراخ نظر آئی۔ اس پر حضرت اقدس نے بھی اظہار خوشنودی فرمایا۔ جلسہ گاہ کی تیاری میں ساری رات مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور دیگر اصحاب مصروف رہے۔ طلباء نے شہتیریاں اُٹھا کر لائے۔ اینٹیں اور گارا بہم پہنچانے میں بڑی تندہی اور محنت سے کام کیا۔ ان کام کرنے والوں میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ...... بھی تھے۔ خدا تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔" (الفضل ۲۸/۱/۳)

مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹس نے زیر سرکردگی محترم چوہدری عبد الواحد صاحب کام کیا۔ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب (امیر مقامی) بیان کرتے ہیں کہ افسر جلسہ سالانہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت نے حضور کی ناراضگی رفع کرنے کے لئے یہ انتظام فرمایا تھا حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب بھی تعمیر جلسہ گاہ کے منتظم ہوں سے تیار رہے ہیں نے دیکھی بہت زیادہ ... جہاں شہتیریاں رکھی ہوئی تھیں۔ رات بھر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ایک ایک طرف سے شہتیری اُٹھا کر لے جاتے رہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے عادت کر گذرنے کی وجہ سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ساری رات ان کی منتظر رہیں۔ حضرت میر صاحب نے

کئی مقامات پر آگ روشن کر دی گئی تاکہ کام کرنے والے سینک کر سردی دور کر سکیں ہمیں طلائی تمغے اور طلباء کو نقری تمغے نظارت ضیافت نے دیئے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب موصوف اس میں شامل تھے۔ خاکسار نہیں تھا۔ راقم کی ڈیوٹی لنگر خانہ میں روٹی جمع کرنے اور تقسیم کرنے پر بطور معاون تھی اور نصف شب کے تنوروں پر سے روٹی جمع کرنے کا کام شروع ہو جاتا تھا۔

"جلسہ (تقسیم انعامات ٹورنمنٹ) میں حضور نے مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹس کو اپنے ہاتھ سے میڈل لگائے۔ جو ناظر صاحب ضیافت کی طرف سے سالانہ جلسہ کے موقع پر راتوں رات جلسہ گاہ کو وسیع بنانے کی وجہ سے دیئے گئے۔" (الفضل ۲۸/۱/۲۷ زیر مدینۃ المسیح) (باقی پھر)

ایک عالم صغیر — سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دُنیا میں بعض ہستیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جو اپنی گوناں گوں صفات و کمالات کے اعتبار سے "عالم صغیر" کہلاتی ہیں۔ وہ قوم کا محور اور مرکزی نقطہ اور مرجع خلائق ہوتی ہیں۔ قوم ایسے وجودوں سے برکت و رہنمائی حاصل کرتی ہے اور ابتلاء و مصائب کے دور میں اُن کے دامن میں پناہ لے کر قرار و سکون پاتی ہے۔ اُن وجودوں کا گفتار و کردار قوم کے لئے زندگی بخش ہوتا ہے۔ وہ قوم کی روح رواں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی مبارک وجودوں میں سے ایک وجود ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ تھے جن کی ذات اقدس اپنے وجود میں ایک عالم صغیر تھی۔ آپ کا وجود مبارک جماعت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کے ارشادات عالیہ ذاتی و جماعتی معاملات میں مشعل راہ کا کام دیتے تھے۔ آپ کے کلمات طیبات دلوں کو گرمانے والے۔ زندگی بخش اور روحوں کو تسکین و اطمینان دینے والے تھے۔ ہر ابتلاء و اہم امر میں جماعت آپ کی طرف دیکھتی اور آپ کی زرّیں ہدایات دلوں کو ڈھارس دیتیں اور اُن کی تعمیل مشکلات و مصائب کو دور کر کے سامانِ فتح و کامرانی کو قریب تر لانے والی تھی۔ اور آپ کی دردبھری دُعائیں بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت پاتیں اور جماعت پر خدا تعالیٰ کے فضل و رحمت کی بارش ہوتی مصائب و آلام کے بادل چھٹتے اور احمدیت کا کاروان اپنی منزل مقصود کی طرف تیزی سے رواں دواں رہتا۔ کسی کو بھی اس غیر متوقع حادثہ کا وہم و گمان نہ تھا کہ وہ محبوب امامؓ ہم سے جدا ہو جائے گا۔

مگر آہ! اب وہ مبارک وجود ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گیا ہے۔ اور آپ کی اس دائمی جدائی اور انتقال پُرملال پر ایک مجذوب کے وہ اشعار یاد آتے ہیں۔ جو اُس نے حضرت جنید بغدادی رحؒ کی وفات پر اُن کی نعش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے ؎

وَا آسَفًا علی فراق قوم
هم المصابیح والحصون
والمدن، والمزن والرواسی
والخیر والامن والسکون
لم تتغیر لنا اللیالی
حتی توفّتهم المنون
فکل جمرٍ لنا قلوب
وکل ماءٍ لنا عیون

یعنی ہائے افسوس اُن کی جُدائی پر جو روشن چراغ تھے۔ اور قلعے تھے اور شہر تھے۔ اور بادل تھے اور پہاڑ تھے۔ اور امن تھے۔ اور سکون تھے۔ ہمارے لئے زمانہ اُس وقت تک نہیں بدلا۔ جب تک موت نے اُن کو وفات نہیں دی۔ مگر اب تو یہ حال ہے۔ کہ دل انگارہ ہے۔ تو آنکھیں پانی بہا رہی ہیں۔ اس آگ کے سوا ہمارے پاس کوئی آگ نہیں۔ اور اس پانی کے سوا کوئی پانی نہیں۔

ان اشعار میں نہایت لطیف طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ روحانی سردار ظلمتوں شہروں اور بادلوں اور پہاڑوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دُنیا گویا اُن میں بستی ہے۔ وہ اپنی ذات میں ایک عالم صغیر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے ذریعہ اور برکت سے لوگوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ ہمارے محبوب امام سیدنا محمود رضی اللہ تعالیٰ ان اشعار کے مضمون واقعی مصداق و حامل تھے۔ اُن کی زندگی میں ہمیں انقلاب زمانہ کا احساس تک نہ تھا۔ مگر اب، اُن کی وفات کے بعد تو ہماری دنیا اور ہماری کائنات ہی بدل گئی ہے حضور کی وفات کا یہ غیر متوقع سانحہ جماعت کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ چونکہ یہ جماعت خود خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ اور اُس کی مشیت بھی ہر زلزلہ پر جاری و ساری ہے۔ لہٰذا وہی اس جماعت کا حافظ و ناصر ہوگا۔ جماعت کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور نقصان عظیم کی تلافی کی توفیق عطا فرمائے گا۔

جماعت کا ہر فرد اپنے اس محبوب امام کی وفات حسرت آیات پر سوگوار ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے حضور دعاگو ہے کہ وہ ہمارے اس محسن اور محبوب امام سیدنا محمودؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور آپؓ کو آقا کے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
شریف احمد امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن
کلکتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی یاد میں

اخبار بدر کا خاص نمبر

شائع کئے جانے کا پروگرام ہے۔ تاریخ اشاعت کا بعد میں اعلان ہوگا۔ احباب کرام اس خاص نمبر کے لئے حضورؓ کی ذات کے ساتھ تعلق رکھنے والے مضامین جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(ادارہ)

امروہہ میں تبلیغی جلسے

از مکرم ضمیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ

صوبہ اتر پردیش میں جماعت احمدیہ امروہہ ایک پرانی جماعت ہے اور اپنی بساط کے مطابق تبلیغ اسلام میں مصروف رہتی ہے۔ جماعت کی ایک عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ یہاں پر بعض تبلیغی پبلک جلسے منعقد کر کے پیغام حق احباب تک پہنچایا جائے۔ صوبہ اتر پردیش کے انچارج مبلغ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کے متعلق طے پایا کہ ان جلسوں کے موقع پر انہیں امروہہ بلا کر تقاریر کرائی جائیں۔ امروہہ کے بیشتر احباب مولانا موصوف سے ان ایام سے واقف ہیں جب کہ آریہ سماج کی دعوت پر ان کے جلسوں میں تقاریر کے لئے تشریف لایا کرتے تھے اور آج بھی احباب امروہہ ان تقریروں کی سراہنا کرتے ہیں۔ آریہ سماج کی طرف سے اب ان دھارمک جلسوں کا پروگرام اغلباً ختم کر دیا گیا ہے۔ جن میں وہ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو تقریر کے لئے موقع دیا کرتے تھے۔ ورنہ اب بھی ہمیں ایسی تقریریں کے سننے کا موقع مل جاتا۔ بہر صورت یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ مولانا موصوف کو ان جلسوں کے لئے اطلاع دی گئی اور موصوف ۲ر نومبر کو امروہہ تشریف لائے۔

مورخہ ۲ر نومبر کی رات کو پہلا جلسہ قریشی محلہ میں خاکسار کے مکان کے سامنے والے میدان میں ہوا۔

یہ جلسہ بعد نماز عشاء شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا صاحب نے عرصہ ڈیڑھ گھنٹہ تک سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کے وقت عرب کی کیا ابتر حالت تھی، لوگوں کے اخلاق رذیلہ، عورتوں کے ساتھ بدسلوکی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا بیان کیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد اور اس کی تعلیم کے نتیجہ میں جو عظیم الشان انقلاب رونما ہوا اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے ان احسانات کو تفصیل سے بیان کیا جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان پر کئے ہیں۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اس غلط پروپیگنڈا کی تردید کی کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا اور خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات اپنے دعویٰ کی تصدیق میں پیش کیں۔

یہ اجتماع رات کے گیارہ بجے بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا۔ جلسے میں غیر احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ خواتین کے لئے بھی پردے کا انتظام تھا۔ اور خواتین بھی کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔

دوسرا جلسہ مورخہ ۳ر نومبر کو بعد نماز عشاء محلہ بساون گنج میں منعقد ہوا۔ بساون گنج میں بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کی تعداد کافی ہے۔ اور جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب اسی محلہ میں سکونت پذیر ہیں اور اپنے کام کے ساتھ ساتھ تبلیغی مشغلہ کو بھی جاری رکھتے ہیں۔

مکرم عبد اللہ صاحب کی تلاوت اور ارشاد احمد صاحب کی نظم کے بعد ماسٹر عبد الحمید صاحب سیکرٹری تبلیغ کے صاحبزادے نے صداقت مسیح موعودؑ پر ایک مدلل مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے عنوان پر دو گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ابتداء آپ نے بیان کیا کہ ہمارے معتقدات وہی ہیں جو عام اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قبلہ وغیرہ کے سلسلہ میں ہمارا مسلک اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان مسائل کی تشریح کی جن میں ہمارا عام مسلمانوں سے اختلاف ہے آپ نے نہایت عام فہم پیرایہ میں قرآن مجید اور احادیث سے ان مسائل پر سیر کن بحث کی۔ بالخصوص وفات و حیات مسیح علیہ السلام اجرائے نبوت، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مدلل روشنی ڈالی۔ رات کے ساڑھے گیارہ بجے یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ دعا پر ختم ہوا۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۴ر نومبر کو مولانا صاحب [illegible] پروگرام دہلی واپس جانے کا تھا۔ لیکن پتہ چلا کہ ۴ر نومبر کی رات کو غیر احمدی جلسہ کر رہے ہیں۔ اسلئے احتیاطاً آپ کا پروگرام روانگی ملتوی کر دیا گیا تا اگر آج کے جلسہ میں غیر احمدیوں کی طرف سے اعتراضات ہوں تو ان کا مکمل جواب دیا جا سکے۔

مورخہ ۵ر نومبر کو نماز جمعہ آپ نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے موجودہ زمانہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا۔ اور احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ جہاں اسلام و احمدیت کی تبلیغ پوری جد و جہد سے کریں وہاں اپنا کردار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق بنائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے وہ نوشتے جو اور اسلام کی ترقی کے بارہ میں ہیں ہماری زندگیوں میں پورے ہوں۔

اسی رات کو ایک اور تبلیغی جلسہ محلہ بساون گنج میں منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے کل رات کے جلسہ غیر احمدیوں میں کئے گئے اعتراضات کا مدلل جواب دیا۔ اور جملہ اعتراضات کا آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں تجزیہ کیا۔ اور آخر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں معیار قرآن لا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کو پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیوں کو بیان فرمایا۔ جن میں جماعت کی ترقی کی پیشگوئی زلزلوں کی آمد کی پیشگوئی۔ جنگ عظیم کی پیشگوئی۔ زار روس کے بارہ میں پیشگوئی کو بڑی وضاحت سے بیان کیا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ احمدیت کا پودا خدا نے اپنے ہاتھ سے لگایا جس کی آبیاری وہ خود کر رہا ہے جس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے انسانی مخالفت کے باوجود احمدیت دنیا میں پھیل رہی ہے اور اکثر ملکوں میں جماعت کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ مفتری کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی بھی مہلت نہیں ملا کرتی۔

رات کے قریباً بارہ بجے یہ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ جلسے میں احمدی مردوں اور احمدی خواتین کے علاوہ بہت سے غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ ہر سہ جلسوں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور تیسرے جلسے کا اعلان بھی بذریعہ لاؤڈ سپیکر شہر میں کیا گیا۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور اس سلسلہ میں جماعت کو ترقی عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ امروہہ کے احباب نے ان جلسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں میرے ساتھ ہر طرح تعاون فرمایا۔ بالخصوص مکرم ماسٹر عبد الحمید صاحب نے اس بارہ میں بہت تگ و دو کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٭

ص۷ کا بقیہ تعزیت سکندرآباد

پاس نہ پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ کو اس صبر کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اسی امر کا بھی بھارت کی تمام جماعتوں کو افسوس ہے کہ ان نازک ایام کے مجملہ کوائف یعنی تدفین انتخاب خلیفہ ثالث وغیرہ سے بھی محروم ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے خلیفہ ثالث منتخب ہونے پر ہم سب مطمئن ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو ہر طرح بابرکت کرے۔ ہمیں یقین ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں مضمر ہے۔ اس لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت کی بیش بہا نعمت کی کماحقہ قدر کرنے کی توفیق دے۔ اس سلسلہ میں ۹ر نومبر کا دن زیادگار رہے گا کیونکہ بعد نماز عصر احمدیہ جوبلی ہال میں سکندرآباد اور حیدرآباد کی جماعتوں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ ثالث کی بیعت کا اقرار کیا اور نہایت رقت سے نماز جنازہ ادا کی گئی۔

خاکسار

ملا صدر الدین از سکندرآباد دکن

درخواست دعا

۱۔ برادرم مولوی مشتاق احمد صاحب (۲) مکرم منشی محمد ہاشم صاحب آف بنگال و (۳) مکرم عبد الحمید صاحب کٹک کی بڑی لڑکی (۴) خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ امۃ الشکور شدید طور پر بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان سب کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

سید فضل عمر کٹکی عفا اللہ عنہ

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ

رسول پور اڑیسہ

ہندوستان کی جماعتوں کی طرف سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر اظہار تعزیت

(۱)

خلافت ثالثہ سے اظہار عقیدت و تجدید بیعت

(۳)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

ہم جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کے جمیع افراد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی پسر موعود مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پُر ملال پر گہرے رنج والم اور درد وکرب کا اظہار کرتے ہیں

آخر وہی کرب ناک اطلاع سننی پڑی جس کے تصور سے ہی ہمارے دل کانپنے لگتے تھے اور جس کے لئے ایک عرصہ دراز سے خدا تعالیٰ جماعت کو تیار کر رہا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج ہر احمدی کے دل سے حضرت حسان بن ثابتؓ کے وہ اشعار بے ساختہ نکل رہے ہیں جو کہ حضرت سرورِ کائنات محمد مصطفیٰؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کہے گئے تھے کہ کنت السواد الناظری فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت أحاذر۔ آپ ہماری آنکھوں کی پتلی تھے۔ آپ کے بعد ہماری آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ آپ کی وفات کے بعد جو چاہے مرا کرے ہمیں تو صرف آپ کی موت کا ڈر تھا۔

حضرت امیر المومنین کا وجود بابرکت نہ صرف دنیائے احمدیت کے لئے ایک بے بہا نعمت و رحمت تھا۔ بلکہ عالم اسلام کے لئے بھی آپ ایک بابرکت وجود تھے۔ اسی لئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ آپ ہی کے وجود سے وابستہ کر رکھی تھی چنانچہ آپ نے اپنی تمام زندگی اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اس کی بہبودی کے لئے اور اکناف عالم میں اسلام کی آواز پہنچانے کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس مقصد میں عظیم الشان کامیابی بخش دی۔ اور آج جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اتنا بڑا استحکام عطا فرمایا کہ رہتی دنیا تک آسمان احمدیت سے کبھی سورج غروب نہیں ہوگا۔ آج دنیا کے چپہ چپہ پر جماعت احمدیہ قائم ہے۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ نہایت عظیم الشان رنگ میں آپ کے وجود باجود کے ذریعہ پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ چنتہ کنٹہ جو ایک گمنام بستی سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا وہاں خدا تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی برکت سے اسلام اور احمدیت کے شیدائیوں کو پیدا فرمایا۔

غرض حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و محاسن اور آپ کے بے نظیر کارہائے نمایاں کو ظاہر کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ ایسے محسن اعظم سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

ہم خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتم الاولیاء احمد مجتبیٰ علیہ السلام کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ ہم افراد جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ تمام عالم احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس غم والم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ساتھ ہی ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے شکر گذار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں خلافت ثالثہ سے وابستہ رہنے اور سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم جمیع افراد جماعت کو تازیست اس خلافت کے ساتھ گہرے تعلقات پیدا کرنے اور تمام احکام و ہدایات پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
ضلع محبوب نگر

جمشید پور

ہم ممبران انجمن احمدیہ جمشید پور اپنے پیارے آقا مصلح موعود خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی وفات پُر ملال پر نہایت ہی مغموم و محزون ہیں۔ آپ کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ وہ خدا کا نور بموجب پیشگوئی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہؤا۔ اور ایک معتد بہ عرصہ تک اکناف عالم کو اپنے نوروں سے منور کرتا ہؤا اپنے نقطہ آسمانی پہ جا پہنچا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ ہزاروں درود و سلام ہوں اس مقدس وجود پر جس سے نصف صدی تک ایک عالم فیضیاب ہوتا رہا جس کی قوت قدسیہ سے دل کی سوکھی سوتیں سیراب ہو گئیں۔ اور جس کی ضرب کلیمی نے خشک چٹانوں میں پانی کے چشمے جاری کر دیئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر دائمی برکات و انوار کی بارش برسائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو درجات رفیعہ عطا فرمائے اور آپ کے خاندان اور جماعت کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

خاکسار محمد سلیمان
پراونشل امیر۔ بہار

جماعت احمدیہ کیرنگ

دل کو ہلا دینے والی اندوہناک خبر جس کو ہم سننے کے لئے تیار نہ تھے دھڑکتے ہوئے دل لڑکھڑاتے ہوئے قدم اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ آخر سننی ہی آئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

یہ ولدوز خبر رات کے وقت سنتے ہی تمام افراد جماعت مرد و زن بوڑھے و بچے تمام کے تمام ایک دیوانگی کی حالت میں مسجد احمدیہ کیرنگ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی کہ ہمارے پیارے امام کو اس کے پیارے کی معیت نصیب ہو۔

"اللھم ارحمہٗ وارفع درجاتہٗ فی اعلیٰ علیین" آمین اللھم آمین۔

نیز آئندہ نئے خلیفہ کے انتخاب کے لئے بھی ایک پرسوز دعا کرائی گئی کہ مولا کریم ہم کو ایسا خلیفہ عطا کرے جو اس کی نظر میں مناسب اور موزوں ہو۔ اسی نئے رات کو تہجد پڑھنے کا بھی انتظام کیا گیا۔ اور صبح روزہ بھی رکھا گیا۔ الحمد للہ کہ خدا نے ہماری زاری کو سُنا اور جماعت کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق دی۔

دعا ہے کہ مولا کریم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور آپ کا زمانہ خلافت سب کے لئے باعث برکت ہو۔ آمین۔ جملہ افراد جماعت کی طرف سے خلافت ثالثہ کی بیعت کی اطلاع مرکز قادیان کو فوراً بذریعہ تار بھجوا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

افسوس کہ ہم اپنی مجبوری اور بے بسی کے باعث ملکی حالت کے پیش نظر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک نہ پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے درد دل کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اے ہمارے عالم الغیب خدا تو ہی ہمارے درد بھرے جذبات اور احساسات سے بہتر واقف ہے۔

اے جانے والے جا اور اپنے مقصود و محبوب مولیٰ حقیقی کی آغوش محبت و رحمت میں جگہ پا چونکہ تو اس کا محبوب بندہ ہے۔ آمین اللھم آمین یارب العالمین۔

جنازہ غائب کے لئے اردگرد کی جماعتوں کو خبر دی گئی۔ چنانچہ ۱۲/۱۱/۶۵ بروز جمعہ تمام افراد پہنچ گئے۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے "وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم" الخ آیت کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے خلافت سے وابستگی اور برکات خلافت پر روشنی ڈالی۔ اس وقت احباب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ نماز جمعہ کے بعد مکرم خان بہادر مصاحب خان صاحب نے بھی خلافت سے وابستگی اور صبر و تحمل کی تلقین کی۔ بعد ازاں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بھدرک سے مکرم پراونشل امیر صاحب اڑیسہ مع اہل و عیال کے آئے ہوئے تھے اسی طرح رنگاؤں پنگھار سنگھ وغیرہ سے بھی افراد آئے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم کیرنگ
اڑیسہ

جماعت احمدیہ یادگیر

۸/ نومبر بروز دوشنبہ جب یہ اندوہناک اطلاع ملی کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا آج صبح وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خبر کیا سنی گئی کہ بس ایک المناک اداسی ہمارے دل و دماغ پہ چھانے لگی۔ ہر ایک احمدی اپنے سینہ میں دکھی دل لئے حیران و پریشان تھا

خبر کی تصدیق کے لئے مسجد احمدیہ کی طرف نکل پڑا۔ دیکھتے ہی دیکھتے جماعت کے جوان، بوڑھے، بچے اور عورتیں سبھی جمع ہو گئے۔ اس طرح ساری جماعت مسجد احمدیہ میں سمٹ آئی۔ سینہ میں سلگتی ہوئی آہیں، آنکھوں میں اُمڈتے ہوئے آنسوؤں! اور غم سے بھرے دلوں نے بار رونا چار مشیتِ خداوندی کے آگے سرِ تسلیم خم کر لیا! اجتماعی دعا کرائی گئی دعا کیا تھی! پگھلتے دلوں سے آستانہ الوہیت پہ گریہ وزاری، آہوں اور سسکیوں کی جنس بے بہا پیش کی جا رہی تھی۔

دوسرے دن بعد نماز عصر خلافتِ ثالثہ کی بیعت کا اعلان کیا گیا جماعت کے تمام افراد نے صدق دل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کی اور خلافت سے وابستہ رہنے کا اقرار کیا۔

نہایت رقت، اور تضرع کے ساتھ نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔ نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ ...

... پاس کیا گیا یعنی مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

اللہ تبارک و تعالےٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے

وَإِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہمارا آسمانی آقا ایمان والوں کے لئے یہ معیار مقرر نہ کرتا تو ایسے بے پناہ غم کے موقعوں پر نہ معلوم کیا حشر ہوتا! کلام باری کے یہ الفاظ ہماری غمناک تاریکیوں میں منور ہالہ کی طرح بے سہارا دُکھ بھرے دلوں کو تھام لیتے ہیں اور روح ایمانی کو از سر نو بیدار کر کے صبر و استقامت کی طلب نے اختیار میں آستانہ الٰہی پہ گرا دیتے ہیں آج جماعت احمدیہ کا ہر فرد یہی محسوس کرتا ہے کہ وہ ایسے عظیم سانحہ سے دو چار ہوا ہے۔ جس کے لئے وہ اپنے اندر نہ برداشت کی قوت پاتا ہے نہ اظہار کی طاقت!!

جب یہ انتہائی افسوسناک خبر وحشت اثر ملی کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا وصال ہو گیا گویا ہم پر بجلی سی گر پڑی۔ عالم پریشانی میں لڑکھڑاتی زبانوں سے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ جاری ہو سکے یہ ایک ایسا عظیم صدمہ تھا جس پر شاید ہی کوئی احمدی اپنے آپ کو آسانی سے قابو پا سکا ہوگا اور پا بھی کیسے سکتا کس طرح! ہمارا پیارا محسن! پیارا امام! ایک جلیل القدر اور اولو العزم ہستی! سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو ایک طویل زمانہ ہماری ... فرماتے ہوئے

اللہ تعالےٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا باعث بنتے رہے ہمیں اپنے بے شمار احسانات سے نوازتے رہے! آج وہ درخشندہ و تابندہ آفتاب غروب ہو کر ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ آج وہ مقدس اور جلیل القدر انسان مشیتِ الٰہی کے تحت ہمیں داغِ مفارقت دے کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے مولیٰ حقیقی کی گود میں چلا گیا! زخمی دلوں میں پھر ایک دفعہ یہ الفاظ گونج اُٹھے "کل نفس ذائقۃ الموت" موت سے کسی کو مفر نہیں! اللہ تعالےٰ کے انبیاء کو بھی اسی راہ سے گذرنا پڑا۔ ازلی و ابدی قائم و دائم صرف خدائے ذو الجلال ہی کی ذات ہے اس کے محبوب بندے بھی اسی راستے سے گذر کر اُس کی آغوش میں پہنچ گئے۔ الوداع! اے ہمارے پیارے محسن الوداع! اے عظیم الشان وجود الوداع! ہم اپنے دکھی دلوں کے ساتھ تیری مقدس ہستی کو آسمانی آقا کے سپرد کرتے ہوئے حضرت مسیح پاک کے مبارک کلمات میں کہتے ہیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اے ہمارے پیارے آسمانی آقا! ہم تیری رضا پر راضی ہیں تو ہی ہماری دستگیری فرما تجھ سے تیری رحمت بے پایاں کا واسطہ! ہم پر رحم فرما! رحم فرما کہ تیرے رحم کے بغیر ہمارے زخمی دلوں کا علاج نہیں!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کا عظیم الشان اکاون سالہ دورِ خلافت اپنے شاندار کارناموں سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تاریخ منور کئے ہوئے ہماری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ جماعت پر آپ کے ان گنت احسانات کا احساس جذبات میں تلاطم پیدا کر کے اشکوں میں ڈھل جاتا ہے آپ کا مقدس وجود خدائی وعدوں کے تحت المصلح الموعود قرار پایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے بشارت پا کر پیشگوئی فرمائی کہ المصلح الموعود باون عظیم الشان صفات سے متصف ہو گا۔ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق آپ نوجوانی کی عمر میں حضرت مسیح پاک کی خلافت ثانیہ کے مبارک عہدہ پر فائز ہوئے اور اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر آپ نے المصلح الموعود کا دعوےٰ فرمایا۔ مصلح موعود کی جن باون صفات کی بشارت دی گئی تھی آپ کی عظیم الشان شخصیت میں شاندار طور پر ظاہر ہوئیں۔ آپ کے دورِ خلافت میں حقیقی اسلام کی بنیادیں احمدیت کے روپ میں دُنیا کے گوشہ گوشہ میں مستحکم ہو گئیں۔ آج اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا یہ شاندار دور خلافتِ ثانیہ کے محیر العقول کارناموں کا ہی رہین منت ہے اُن عظیم الشان کارناموں کا دور! کوئی دو چار برس کی بات نہیں بلکہ بھرپور نصف صدی سے زائد کی مبارک طویل داستان ہے۔ اس طویل عرصہ میں جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالےٰ کے جن افضال اور نشانات جو آپ کے بابرکت وجود سے وابستہ تھے فیض یاب ہوئے۔ بلاشبہ خدائی بشارتوں کے مطابق احمدیت کو آئندہ بڑی بڑی عظیم الشان فتوحات حاصل ہوں گی۔ مگر خلافت ثانیہ کا مبارک دور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی تاریخ میں قیامت تک ایک خاص عظمت کا حامل رہے گا۔

آج اس سانحہ عظیمہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے اندازہ غم میں ہم تمام اپنے زخمی دلوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور ہم اپنے پیارے آسمانی آقا کے حضور اپنی عاجزانہ تضرعات کو پیش کرتے ہیں کہ اے رحیم و کریم آقا! اپنی مخلوق پر بے انتہا رحم کرنے والے قادر و توانا خدا! آج ہم اپنا آنسوؤں سے تر دامن تیرے حضور پھیلا کر تجھ سے تیرے رحم کے طالب ہیں تو ہی اپنی جناب سے خاص فضل فرماتے ہوئے افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس عظیم صدمے پر صبر و ہمت عطا فرما، اور تو افراد خاندان اور ہمارے زخمی دلوں پر اپنی رحمت اور شفقت کا پھایہ رکھ!! ہر حال میں حفاظت و نصرت فرما اور غیب سے دستگیری فرما۔ اس نازک موقع پر دنیا کے تمام احمدیوں کی تائید و نصرت فرما۔ اور ان کو ہر ایک ابتلاء سے محفوظ رکھ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو! اے ہمارے پیارے آسمانی آقا ہماری پیاری محبوب ہستی سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روح پر بے شمار رحمتیں نازل فرما۔ اور جنت الفردوس میں اپنے حبیب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا قرب عطا کر کے درجات بلند فرماتا رہ! ہم کمزور اور خطاکاروں کے عجز و انکساری کو قبولیت عطا فرما۔ اے پیارے تو ارحم الراحمین ہے تو ہم پر رحم فرما رحم فرما۔ رحم فرما۔

ہم ہیں غمزدہ افراد جماعت احمدیہ یادگیر
بتوسط محمد اسمٰعیل صاحب غوری
امیر جماعت احمدیہ یادگیر

خاندان حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب

ہمارے پیارے آقا کے وصال نے نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بلکہ تمام احمدی دنیا کو رنج و غم کے عالم میں ڈال دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ رنج اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسا ہے کہ کوئی مخلص احمدی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضور اقدس کا جو تعلق حضرت والد محترم۔ والدہ محترمہ اور ہمارے جملہ افراد خاندان سے رہا اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مشیت ایزدی نے حضور اقدس کا تعلق آغاز خلافت سے ہی حضرت والد محترم کے ساتھ قائم کر دیا چنانچہ یہ حضور اقدس کی والہانہ دعائیں تھیں جو خدا کے فضل سے حضرت والد محترم کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق بخشی جس کے طفیل ہمارا پورا خاندان بھی اس نعمت سے نوازا گیا الحمد للہ ثم الحمد للہ اس نعمت کے لئے ہم خدا تعالےٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ اس وجہ سے ہمارے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مقدس آقا پر بے شمار رحمتیں۔ برکتیں نازل فرمائے۔ اور حضرت انور کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا کرے اور آپ کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

حضور اقدس نہ صرف ہمارے پیارے خلیفہ تھے بلکہ مصلح موعود بھی تھے۔ وہ تمام احباب بہت ہی خوش نصیب ہیں جن کو کسی رنگ میں ایسی ذی شان شخصیت کا قرب حاصل ہوا۔

یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور جماعت احمدیہ سکندر آباد و حیدر آباد کی خوش نصیبی ہے کہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں حضور اقدس معہ ... خاندان ہمارے گھر رونق افروز تھے۔ اس تاریخی موقعہ پر آپ نے اپنے ربانی پیغام اور الٰہی نور سے نہ صرف دکن کو بلکہ کل ہندوستان کو منور کیا۔ آپ نے تمام آفتاب عالم پہ اسلام کے نورانی چہرہ کو اس طرح آشکار کیا کہ رہتی دنیا تک آپ کی یاد نہ صرف تازہ رہے گی بلکہ آپ کے درجات کو تا قیامت بلند سے بلند تر کرتی رہے گی۔

ایسی عظیم شخصیت سے ہم محروم ہو گئے گر ہمیں یقین ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کی دعائیں اور برکات ہم سب کے شامل حال رہیں گی۔ آپ جو عظیم الشان روحانی خزانہ تفسیر صغیر تفسیر کبیر خطبات و دیگر تصانیف چھوڑ گئے ہیں وہ ہمارے لئے تا حیات مشعلِ راہ کا کام دیتی رہیں گی۔ جہاں ہم سب کے لئے یہ امر المناک ہے کہ ہم حضور اقدس کے آخری دیدار سے محروم رہے وہاں ہمیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ آپ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب باوجود قریب ہونے کے حضور اقدس کی

(باقی صفحہ ... پر)

"مرزا ناصر پیر افسر زندِ اکبر
ملا ہے جس کو حق سے تاج و افسر"
(الکلمۃ المصلح الموعود)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد دکن

اسلام تا قیامت قائم رہنے والا زندہ اور پائندہ مذہب ہے۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم ہی نے اس ذکر (قرآن کریم) کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت ہمیشہ ہمیش کرنے والے ہیں۔

نیز خدا تعالیٰ نے اسلام کو ایک شجرۂ طیبہ کے ساتھ مشابہت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندیوں میں پہنچی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اذن سے اپنا تازہ تازہ (اور شیریں) پھل دیتا ہے۔

چنانچہ اس پُرآشوب زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس شجرۂ اسلام کی آبیاری کا انتظام فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
دیں کی غیرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
(درثمین)

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی کس طرح خدمت کا کام لیا ہے آپ نے اپنی آمد کا مقصد جب کہ فرمایا گیا ہے یحی الدین ویقیم الشریعۃ یعنی دین اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنا اور شریعت محمدیہ کو انسانی قلوب میں قائم کرنا ہے پورا کر کے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

نیز اپنی وفات سے قبل تمام دنیا کو یہ خوشخبری دی کہ آئندہ اپنی ہی جماعت (احمدیہ) کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ اپنے شجرہ طیبہ کے نشوونما کا انتظام فرمائے گا۔ چنانچہ آپ اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے فرماتے ہیں کہ:۔

"خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھ کر لائے ہیں جو پھلدار ہے اور جب مجھ کو دیا تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا اور نہایت سبز تھا۔ اور پھولوں سے پھرا ہوا تھا۔ اور پھل نہایت شیریں تھے اور عجب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا ہے ناصر ہے کہ وہ ایک ایسے عجیب طور سے مدد کرے گا جو فوق العادت ہو گی۔"
(تذکرہ صفحہ ۵۹۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خواب بتاتا ہے کہ آئندہ شجرۂ طیبہ میں شیریں پھل کا پیدا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یعنی آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد اس درخت کی آبیاری کا انتظام آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ اور آپ نے چھ سال تک اس کی خدمت کی۔ آپ کے وصال کے بعد اس شجرۂ طیبہ میں ایک اور شیریں پھل نمودار ہوا جس کے ساتھ کئی پیشگوئیاں اور بشارتیں وابستہ تھیں۔ یعنی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ واعلی اللہ مقامہ۔

آپ نے ۵۱ سال کی طویل مدت میں اس روحانی درخت کی اس رنگ میں خدمت کی کہ اکناف عالم میں اس کی شاخیں پھیلانے لگیں اور لاکھوں کی تعداد میں سعید روحیں اس کے شیریں پھل سے استفادہ کرنے لگیں۔

خدا تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق آپ کا وجود تمام اکناف عالم کے لئے ایک رحمت اور فضل اور احسان کا نشان ثابت ہوا۔ اس کے ساتھ فضل تھا جو اس کے آنے کے ساتھ آگیا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت تھا وہ دنیا میں آیا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کر دیا

حضور رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد چونکہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو بہرحال زندہ رکھنا تھا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس کام کے لئے چن لیا۔ اور اس طرح اس شجرۂ طیبہ میں ایک اور شیریں پھل پیدا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا وجود با برکت بھی کئی پیشگوئیوں اور بشارتوں کا مرقع ہے۔ چنانچہ آج سے ہزاروں سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے متعلق دنیا کو خوشخبری دی تھی جو طالمود کی کتاب میں درج ہے۔ کہ مسیح موعود وفات پائیں گے اور آپ کی مسند آپ کے بیٹے اور اس کے بعد آپ کے پوتے منتقل ہو جائے گی (طالمود باب پنجم ۳۲)

علاوہ ازیں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود ایک عظیم الشان پوتے کی کئی دفعہ بشارت دی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

انا نبشرک بغلام نافلۃً لک

(یعنی ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا) اس الہام الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو (تذکرہ صفحہ ۵۹۹ / ۹۱۰)

علاوہ ازیں ایک اور عظیم الشان بشارت اسی پوتے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئی تھی جو سنہ ذیل ہے اور یہ الہام ۱۹۰۳ء کا ہے۔

الحمد للہ الذی وھب لی
علی الکبر اربعۃ من
البنین وانجز وعدہ
من الاحسان وبشرلی
بخامس فی حین من الاحیان

یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے۔ اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور پانچواں لڑکا جو چار کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا (تذکرہ صفحہ ۴۷۳)

ان ہردو الہامات میں ایک عظیم الشان پوتے کی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کو اولاد کے متعلق اُسی وقت ہی بشارت دیتا ہے جبکہ اس سے کوئی عظیم الشان کام لینا مقصود ہو۔

اسی طرح خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۵۴۰)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں کہ:۔

مرادِ دل ہو گیا خوشیوں سے معمور ہوئے ہیں آج سب رنج و الم دور
نوید راحت افزا آرہی ہے بشارت ساتھ اپنے لا رہی ہے
مرزا ناصر پیر افسر زندِ اکبر ملا ہے جس کو حق سے تاج و افسر

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارتوں کے مطابق وہ موعود نبیرہ اور موعود پسر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس شجرہ طیبہ کے محافظ مقرر ہوئے ہیں

غرضیکہ خدا تعالیٰ نے نوشتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تیسری خلافت کے مستحق کو اس روحانی تخت کا وارث بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس حافظِ قرآن کے ذریعہ وانا لہ لحافظون والے وعدے کی اس زمانہ میں بھی تکمیل فرمائی

آمین۔

قادیان کے تاثرات
(بقیہ صفحہ اول)

برگزیدہ ہستی ہیں۔ کہ ان برگزیدہ اخلاق کے مالک کے قابل قدر برتاؤ، حسن سلوک، خاطرداری اور ذرہ نوازی سے پیش آنے محبت کے وہ نقوش دل سے مٹ نہیں سکتے۔ نہ ان مبارک دنوں کی یاد دل سے بھلائی جا سکتی ہے۔ یہاں کی سیدھی سادی قدرتی اور بے تکلف زندگی، تو یہ بھی محبت کا ایک سراپا بن کر سامنے آتے یہ تو زیارت قادیان کا وہ تاثر ہے جو یہاں کا وقار دیدہ ماحول دیکھ کر دل پر مترتب ہوتا ہے مجھے اس سفر میں بھی خدا کی وہی عنایت یاد آ گئی۔ میں نے جس طرح قادیان کی مسجد مبارک میں بیٹھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی اسی مسجد مبارک میں بیٹھ کر عہد بیعت باندھا یہ محض خدا کا فضل تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر

تعزیتی تاریں اور خلافتِ ثالثہ کی بیعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اندوہناک وفات پر اندرون ملک اور بیرونی ممالک سے جو مزید تعزیتی تاریں قادیان میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی تیسری فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جن احباب اور جماعتوں نے اپنی تعزیتی تاروں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کی تجدید کا اقرار کیا ہے ان کے ناموں کے سامنے لفظ "بیعت" نوٹ کر دیا گیا ہے۔ تجدید بیعت کے متعلق باقاعدہ احباب اور جماعتیں بھی اطلاعات نظارت (بذات نظارت دعوۃ و تبلیغ) کے نام ارسال کریں۔ مندرجہ ذیل تاروں کے علاوہ احباب کی طرف سے کثرت سے تعزیت اور بیعت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن سب کی فہرست اخبار میں شائع کروانی طوالت کا موجب ہوگا۔

۱۔ جماعت احمدیہ بمبئی بذریعہ پریذیڈنٹ جماعت۔ بیعت
۲۔ جماعت احمدیہ شموگہ بذریعہ صدر جماعت و مبلغ مکرم حکیم محمد دین صاحب۔ بیعت
۳۔ امیر جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ۔ بیعت۔
۴۔ جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر انڈمان بذریعہ مکرم نذیر احمد صاحب۔ بیعت
۵۔ مکرم منور خاں صاحب و مکرم عزیز خاں صاحب صالح نگر یو پی۔ بیعت
۶۔ لجنہ اماء اللہ کیرنگ بذریعہ صدر لجنہ اماء اللہ۔ بیعت
۷۔ مکرم عبدالرب صاحب مع امۃ الرؤف صاحبہ لسبہ ضلع بالاسور اڑیسہ۔ بیعت
۸۔ جماعت احمدیہ شاہجہانپور ملکی بذریعہ صدر جماعت۔ بیعت
۹۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھدرواہ۔
۱۰۔ جماعت احمدیہ بھدرواہ بذریعہ صدر جماعت
۱۱۔ مکرم عبدالماجد صاحب علی گڑھ
۱۲۔ " خورشید احمد صاحب پونہ
۱۳۔ " چرنجیت صاحب اگروال ممبر روٹری کلب بٹالہ۔
۱۴۔ جناب مرزا محمود صاحب ڈائریکٹر آف ریکارڈز کشمیر گورنمنٹ سرینگر
۱۵۔ مکرم محبوب علی صاحب یادگیر۔
۱۶۔ " ضیاء الشافی صاحب وناگو ر کیرالہ سٹیٹ۔
۱۷۔ جماعت احمدیہ میلاپالم (مدراس)
۱۸۔ مکرم سہیل خاں صاحب از تار گھر باغ مری اڑیسہ
۱۹۔ جماعت احمدیہ سندگڑھ بیعت
۲۰۔ مکرم عبدالحی صاحب مبلغ انچارج و مکرم عثمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنڈونگ انڈونیشیا

مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان بابت رسید بکس

جملہ سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق آئندہ جو وصولی چندہ جات کی رسید بکیں شائع کروائی گئی ہیں۔ اُن کی خانہ پُری دو دفعہ کرنے کی بجائے ایک مرتبہ ہی بذریعہ کاربن رسید کاٹی جایا کرے گی اور رسید کی کاربن کاپی جماعتی ریکارڈ اور معائنہ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔ تمام عہدیداران مال اس طریق کار اور ہدایت کا آئندہ خیال رکھیں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں ایک جلسہ

مکرم عبدالستار صاحب سوکیا آف ماریشس کے تاثرات

محترم عبدالستار صاحب سوکیا کی خواہش پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے یہ انتظام فرمایا کہ وہ روانگی سے قبل احباب سے اپنے جذبات کا اظہار کر سکیں۔ چنانچہ ۲۵ر نومبر کو بعد عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بی۔اے (ناظر بیت المال) مختصر جلسہ کے آغاز میں تلاوتِ قرآن مجید ہوئی اور پھر صاحب صدر نے بتایا کہ چند دن قبل ہمارے اس بھائی نے ماریشس کے دلچسپ اور ایمان افزا تبلیغی حالات ہمیں سنائے تھے۔ کچھ عرصہ قادیان میں قیام کرنے کے بعد اب اگلے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ آپ کے سفر کی کامیابی اور باخیریت طے ہونے کے لئے دعا کرتے رہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے یہاں کے قیام کا عرصہ اچھی طرح استعمال کیا ہے۔ قریباً روزانہ مسجد مبارک میں تہجد ادا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے بٹالہ میں دو تقاریر کیں جن کا اچھا اثر ہوا اور غیر مسلموں نے جان لیا کہ احمدیت دور دراز ممالک تک نفوذ کر چکی ہے۔

محترم سوکیا صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ ہم نے الوداع ہوتے وقت چند الفاظ کہنے کا موقعہ حاصل کرنے کی خاطر درخواست کی تھی کیونکہ یہ طریق ہمیں نے خلاف ادب سمجھا کہ احباب سے آخری ملاقات کئے اور درخواست دعا کئے بغیر یہاں سے روانہ ہو جاؤں۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ (۱) مجھے اور میرے خاندان کو بہت سی برکات کے حصول کا موقعہ ملا۔ مثلاً ہمیں تین صد تیرہ درویشوں کی ملاقات حاصل ہوئی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابِ بدر کی یاد دلاتے ہیں۔ اور ویسے ہی خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں (۲) ماریشس کے احباب تو نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الدار کے ایک خشک ٹکڑے کو پانے کے لئے ترستے ہیں اور ہمیں انہیں بیس روز تک اس لنگر خانہ کا کھانا نصیب ہوا (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بھائی کے ہاں دار المسیح میں دعوتِ طعام کھانے کا موقعہ ملا۔ (۴) بہشتی مقبرہ میں دو دفعہ وقار عمل میں شرکت کی توفیق ملی۔ جو کہ اسباب ظاہری شکل سے جنت کی یاد دلاتا ہے (۵) ایسا ... ل شخص کو مسجد مبارک میں تہجد ادا کرنے کا موقعہ ملا۔ میں مکرم سید محمد شریف صاحب کا ممنون ہوں کہ جن کی پیاری آواز سے میں بھی تہجد کے لئے بیدار ہوتا تھا۔ آپ کی آواز مجھے یاد رہے گی۔

میں قادیان کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتا ہوں:۔

(۱) مجھے معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے انتخاب کے موقعہ پر مخالفینِ خلافت نے کیسے مخفی ہتھکنڈے استعمال کئے تھے۔ مجھے اسی قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی بیعت کے لئے احبابِ قادیان کا قلبی جوش دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ اور میں نے یقین کر لیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی برکت سے مولوی محمد علی صاحب والا فتنہ قادیان سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے

(۲) میں نے قادیان میں دیکھا ہے کہ بہت محنت اور توجہ سے کام ہو رہے ہیں۔

(۳) بمبئی سے یہاں تک ہم نے سفر کیا ایک جگہ بھی لوگوں کی طرف سے السلام علیکم یعنی تم پر سلامتی ہو کی آواز سننے میں نہیں آئی۔ لیکن یہاں صبح سے شام تک ہر طرف سے السلام علیکم کے تحائف ملتے تھے جو کہ صرف ظاہری ہی نہیں بلکہ قلوب کی گہرائی سے آتے تھے۔ اور جذبۂ اخوت و اتفاق و اتحاد کو ظاہر کرتے تھے جو یہاں پایا جاتا ہے۔ اور یہ احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور ایسے جذبہ کے ہوتے ہوئے احمدیت کو شکست نہیں دی جا سکتی۔

(۴) میں نے مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے سابق مجاہد جرمنی و انگلستان و ایڈیٹر سن رائز و ریویو آف ریلیجنز حال مترجم انگریزی قرآن مجید کا مکان دیکھا۔ ایک مکان دیکھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر درج تھا۔

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اور تعلیم الاسلام کالج وغیرہ کی عمارات دیکھیں یہ سب عمارات ہم نے دعاؤں کے ساتھ اور گاڑھے پسینہ کی کمائی سے تعمیر کی تھیں۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ سب کچھ ہم سے چھن کر غیر مسلموں کے پاس جا چکا ہے اپنی آنسوؤں کے سامنے ہو

بر تسلیم خم کرتے ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بھی ہوا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو نہیں کھویا۔ وہ ہمارے ساتھ ہے۔ تقسیم ملک سے ہونا کہ ایام میں بھی آپ لوگوں کا تتر بتر نہ ہونا بلکہ یہاں مقیم ہو جانا معیت الٰہی کا ثبوت ہے۔ یہاں کی نماز تہجد عرش الٰہی کو ہلا دینے والی ہے ہم مایوس نہیں بلکہ پُر امید ہیں کہ جماعت ایک ترقی کے بعد دوسری ترقی کرتی چلی جائے گی (پھر آپ نے مقامات مقدسہ کے متعلق ایک مشورہ دیا تاکہ یورپ وغیرہ سے آنے زائرین کے مناسب حال انہیں رکھا جا سکے)۔

ہم صبح قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ دوران قیام میں آپ احباب سے اور اس ماحول سے اسقدر گہرا رابطہ پیدا ہو چکا ہے کہ مفارقت کے وقت سخت تکلیف محسوس کرتا ہوں۔ اور یہ امر طبعی ہے۔ لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا حکم ہے جو ذات لم یزل اور لایزال ہے جس سے تعلق پیدا ہو جائے تو ہماری جدائی کوئی جدائی نہیں رہتی۔ ہمارے سفر کی پہلی منزل قادیان کی زیارت تھی جو بحمد اللہ بخیریت اختتام پذیر ہو چکی۔ اور دوسری منزل سفر ربوہ ہے تیسری منزل حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ ہوگی۔ جہاں سے اپنے وطن کو مراجعت ہوگی سو میں آپ سب سے عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت قادیان کے پاکیزہ جوش کی خوشخبری پہنچاؤں گا۔ اور اگر توفیق ملی تو ضرور پھر قادیان آؤں گا۔

آپکی تقریر کے بعد مکرم صدر جلسہ نے ان سے کہا کہ امید ہے آپ مرکز قادیان اور یہاں کے احباب کے متعلق اپنے جذبات کو قائم رکھیں گے۔ اور ہمارا اسلام اور درخواست دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں یاد رکھیں گے۔ آخر پر مکرم صدر صاحب اور مکرم عبدالستار صاحب سوکیا کی انگریزی تقاریر کا ترجمہ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے حاضرین کو سنایا اور محترم بھائی الہ دین صاحب شاہدرہ (صحابی) نے احباب سمیت دعا فرمائی۔ اور تمام احباب نے جناب سوکیا صاحب سے معانقہ و مصافحہ کر کے الوداع کہا۔ صبح پھر ایک درجن کے قریب احباب نے مہمان خانہ میں آپ کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ اور قریباً ۸ بجے بذریعہ موٹر کار امرتسر کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ چھ بجے کی گاڑی پر بمبئی روانہ ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں رفیق و نصیر ہو۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سے قبل اس کی سو فیصدی ادائیگی کی جانی ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس روحانی اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی انسب ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

جلسہ سالانہ کی مد میں اب تک وصولی کی پوزیشن کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتہائے احمدیہ ہندوستان نے تا حال اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی۔ اور بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہذا جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

تمام عہدیداران مال کو کوشش کرنی چاہیئے کہ بقیہ چند روز کے اندر اندر چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی ہو جائے۔ اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جس کے ذمہ چندہ بقایا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو جلد از جلد اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

مخلصین جلد از جلد توجہ فرمائیں

اور وعدہ جات چندہ تحریک جدید

دفتر ہذا میں بھجوائیں!

دفتر ہذا کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال دفتر اول ۳۲ء اور دفتر دوم ۲۲ء کے لئے فارم وعدہ جات چندہ تحریک جدید اور تحریکات بھجوائی جا چکی ہیں اور اخبار بدر میں بھی اعلان ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی اطلاع موصول ہوئی ہے اور وصولی کی رفتار تو اس سے بھی سست ہے۔ حالانکہ تحریک جدید کا اجراء اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت ہوا ہے اور اس کے ذریعہ سے جو عظیم الشان کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی خواہ وہ بچہ ہو یا جوان عورت ہو یا مرد اس میں بشاشت قلب سے حصہ لے اور زیادہ سے زیادہ وعدہ لکھوائے اور اس کی ادائیگی کرے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۳ء میں اصولی طور پر جو ہدایت فرمائی تھی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"ہر احمدی فرد۔ ہر سیکرٹری۔ اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے اور ان وعدوں کی اطلاع مرکز میں دے۔ اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"

امید ہے کہ تمام احباب حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد سے وعدہ جات لے کر دفتر ہذا میں بھجوائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ایک بابرکت جذبہ

محترم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور بہار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کا وعدہ کر کے ایک بہت ہی مبارک اور عمدہ مثال قائم کی ہے۔ تحریک جدید حضور انور رضی اللہ عنہ کی ایک عظیم ثانی یادگار ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ جماعت کے مخلصین جذبہ خلوص کے اظہار کے لئے حضور انور کی طرف سے بھی حسب توفیق تحریک جدید کا چندہ ادا کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ولادت۔ مورخہ ۵/۱۱/۶۵ء کو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پانچویں لڑکے سے نوازا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام محمد مبشر تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد شریف گجراتی درویش قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۶ر نومبر۔ بھارت سرکار کو چین کا ایک تازہ مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں بھارت پر جان بوجھ کر سرحدی خلاف ورزیوں کا الزام لگایا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ مراسلہ زیر غور ہے۔ اور مراسلہ میں درج الزامات کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اس نے مزید تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم سیاسی مبصروں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ چین اپنے مراسلوں میں سخت بھاشا استعمال کر رہا ہے ان کا کہنا ہے کہ مراسلہ کی بھاشا سے چینیوں کے جارحانہ عزائم کا اشارہ ملتا ہے۔ جب بھی چینیوں کا کیس کمزور ہوتا ہے وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

چنڈی گڑھ ۲۶ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین شری اشوک مہتہ نے پنجاب کے مکھیہ منتری کامریڈ رام کشن کو ایک خط لکھا ہے جس میں ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں پر مزید ٹیکس لگائیں اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ۶۷-۱۹۶۶ء کے پلان کے سلسلہ میں پنجاب کے ترقیاتی پلان میں اتنی ہی کٹوتی کر دی جائے گی لیکن یہ کٹوتی کھیتی باڑی۔ آبپاشی اور بجلی کے پروگراموں میں نہیں ہو سکتی۔ شری اشوک مہتہ کے اس خط میں یہ سنسنی خیز انکشاف کیا گیا ہے کہ پنجاب کے نمائندوں نے راجستھان اور یوپی کے سرکاروں کے ساتھ یہ مان لیا تھا کہ چار پانچ کروڑ روپیہ کے ٹیکس لگائیں گے۔

نئی دہلی ۲۶ر نومبر۔ آج وزیر خارجہ شری سورن سنگھ نے لوک سبھا میں بتایا کہ کماؤں سرحدوں کے اندر چینیوں کی گھس پیٹھ نہایت سنگین نوعیت اختیار کر گئی ہے۔ تاہم ابھی تک بھارت سرکار نے اس بارے میں کولمبو طاقتوں کو مطلع نہیں کیا۔ لیکن جب بھارت پاکستان جنگ کے دوران میں چین نے بھارت کو الٹی میٹم دیا تھا۔ تو بھارت نے کولمبو طاقتوں کو اس صورت حال سے آگاہ کیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ گھس پیٹھ کی ان وارداتوں کے خلاف وقتاً فوقتاً دفاعی کارروائی کی جاتی ہے۔

وارانسی ۲۹ر نومبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے طلبہ نے آج صبح اپنی ... روزہ ہڑتال ختم کر دی۔ وہ یونیورسٹی کے نام سے ہندو شبد ہٹائے جانے کے بل کے خلاف ایجی ٹیشن کر رہے تھے۔

نئی دہلی ۲۹ر نومبر۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاع شری چوہان نے بتایا کہ اکتوبر ۱۹۶۲ء

قادیان کیلئے بسوں اور ریل کے اوقات

بسوں کے اوقات

(۱) جالندھر سے روانگی بس

(۱) 15 - 7
(۲) 25 - 11
(۳) 00 - 14
(۴) 00 - 17

(۲) امرتسر سے روانگی بس

(۱) ۰۰ - ۸
(۲) ۱۵ - ۹
(۳) ۳۰ - ۱۰
(۴) ۰۰ - ۲
(۵) ۲۵ - ۳
(۶) ۴۰ - ۴

(۳) ریل کے اوقات

(۱) امرتسر براستہ قادیان 50 - 5
بٹالہ سے " 35 - 7
(۲) بٹالہ سے قادیان 45 - 9
(۳) امرتسر سے براستہ قادیان 15 - 5
بٹالہ سے قادیان 33 - 16
(۴) بٹالہ " " 20 - 9

نوٹ:- جالندھر اور امرتسر سے اُن بسوں کے اوقات روانگی درج کئے گئے ہیں جو سیدھی قادیان کیلئے چلتی ہیں ورنہ جالندھر سے بٹالہ اور امرتسر سے بٹالہ کیلئے ان کے علاوہ اور بہت سی بسیں چلتی ہیں۔ اسی طرح بٹالہ قادیان کے درمیان بھی

روس اور امریکہ نے بھارت کو ... کروڑ روپے کی فوجی امداد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس سے ستمبر ۱۹۶۵ء تک جب کہ امریکہ نے مزید اسلحہ بھیجنا بند کر دیا۔ ۵۰ فیصدی امداد مل گئی تھی۔ روس نے بھارت کو ۱۹۶۲ء کے پہلے اور بعد زمانہ کی طے کردہ شرائط پر فوجی سامان سپلائی کیا۔ مزید تفصیل بتانا پبلک مفاد میں نہیں

جے پور ۲۹ر نومبر۔ آل انڈیا راجیہ بھاشا کمیشن کے صدر اور بہار اسمبلی کے سپیکر ڈاکٹر ایل۔ ایس سدھانشو نے آج بیان کیا کہ جو لوگ قومی بھاشا ہندی میں کام نہیں کر سکتے اُنہیں ملک پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر ہمارے حکمرانوں نے ہندی میں کام شروع نہ کیا تو لوگ اُنہیں گدی سے اتار سکیں گے۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ انگریزی کو برقرار رکھنے کی حمایت کرتے ہیں وہ ملک سے غداری کر رہے ہیں۔

میونسپل کمیٹی قادیان کا تعزیتی ریزولیوشن

میونسپل کمیٹی قادیان کے اجلاس (خاص) نے جو کہ مورخہ ۱۸ر ۱۱ ۶۵ کو مولوی عبدالرحمن صاحب پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی ہذا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ احمدیہ فرقہ کے روحانی پیشوا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی ریزولیشن پاس کیا۔ کمیٹی ہذا نے اُن کی وفات پر گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کیا اور اُن کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

دستخط سیکرٹری میونسپل کمیٹی قادیان

ایک اور ضروری اعلان

پچھلے دنوں مرکز سلسلہ کی طرف سے ماہنامہ ستیہ دیپک گیانا نور دگیرالہ (مجریہ نومبر ۱۹۶۵ء) اور مرکزی اخبار بدر قادیان مجریہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۵ء میں کالیکٹ اور رینول وغیرہ کے اُنیس (۱۹) افراد کے متعلق اعلان شائع کروایا گیا تھا کہ ان تمام افراد نے اپنے آپ کو چونکہ از خود ہی نظام جماعت سے الگ کر رکھا ہے اور اپنی ایک الگ تنظیم بھی کر لی ہے جس سے ہماری جماعت کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہم ان افراد کو اپنی جماعت کے ممبر نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ وغیرہ۔

اس پر اب ان لوگوں کی طرف سے بذریعہ لوکل اخبارات۔ پوسٹروں اور ملاقاتوں کے کچھ اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ جس سے احباب جماعت اور دوسروں کو بھی یہ غلطی لگ سکتی ہے کہ مرکز نے ان کے خلاف غلط رنگ میں اعلان کیا ہے۔ اور یہ لوگ اب بھی بدستور جماعت احمدیہ قادیان کے ممبر ہیں وغیرہ۔ لہٰذا اس بارہ میں اب دوبارہ واضح طور پر اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ خالصتاً ایک روحانی نظام ہے۔ اور ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کے واضح منشور کے خلاف جو سراسر غلط طریق اختیار کر کے اپنے اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کا کسی بھی روحانی جماعت میں جواز نہیں ملتا۔ نہ اسے دعوے تو احمدیت کا ہو۔ اور اصول کمیونسٹوں کے اپنائے جائیں۔ یہ ایک بالکل بے جوڑ سی بات ہے۔ اس لئے ان لوگوں کا اب ہماری جماعت کے ساتھ اس وقت تک کوئی تعلق نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنی غلطیوں کا صحیح طریق پر احساس اور اس پر اظہارِ ندامت کا طریق اختیار نہیں کرتے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

بہت خیال فرمائیے

اگر آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا تو وہ پرزہ نایاب ہو چکا ہے بلکہ آپ فوری طور پر ہمیں لکھیے یا ٹیلیفون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ سے ہم سے رابطہ پیدا کیجئے۔ کار یا ٹرک پٹرول سے چلنے والا ہو یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders No 16 Mango Lane Calcutta 1

تار کا پتہ Auto Centra Calcutta — فون نمبر 23 — 5222، 23 — 1652